"مطالعۂ مکتوبات را لازم گیرند کہ سودمند است"
(دفتر اول مکتوب ۲۳۷)

مکتوبات حضرت مجدد الفِ ثانی

شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ السامی

کے

دفترِ دوم

کا

اردو ترجمہ

مترجمہ

حضرت مولانا سیّد زوّار حسین شاہ صاحبؒ

ناشر

ادارۂ مجدّدیہ : ۲/۵، ایچ، ناظم آباد ۳، کراچی

۷۸۶

اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا

مطالعۂ مکتوبات را لازم گیرند کہ سود منداست (مکتوب ۲۳۷)

مکتوبات حضرت مجدد الفِ ثانی

امامِ ربانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ

کے

دفتر دوم

مسمّٰی بہ "نور الخلائق" ۱۰۲۸ھ

اردو ترجمہ

مترجمہ

حضرت مولانا سید زوار حسین شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

ناشر

ادارۂ مجددیہ، ناظم آباد ۳، کراچی ۱۸

۶۰/-

ناشر	ادارۂ مجددیہ۔ ناظم آباد ۳ کراچی
مطبوعہ	احمد برادرس پرنٹرس۔ ناظم آباد ۲
تعداد	ایک ہزار
قیمت	

ملنے کا پتہ

ادارہ مجددیہ: ۲/۵۔ ایچ۔ ناظم آباد ۳ کراچی

سنہ ۱۹۹۱ء

کے لئے جہت و مکان کا اثبات کرتے ہیں اور اس کو جسم و جسمانی خیال کرتے ہیں اور واجب قدیم جل سلطانہٗ میں حدوث و امکان کی علامات ثابت کرتے ہیں۔

اصل بات کی طرف رجوع

اب ہم پھر اصل بات کو بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ کو معلوم ہے کہ بادشاہ کی حیثیت روح کی مانند ہے اور باقی تمام انسان جسم کی طرح ہیں، اگر روح درست ہے تو بدن بھی درست ہے، اگر روح فاسد ہے تو سارا بدن بھی فاسد ہو جاتا ہے۔ پس بادشاہ کی اصلاح میں کوشش کرنا گویا تمام بنی آدم کی اصلاح میں کوشش کرنا ہے۔ اور بادشاہ کی اصلاح اس امر میں ہے کہ بلحاظ وقت جس طرح ہو سکے کلمۂ اسلام کا اظہار کیا جائے اور کلمۂ اسلام کے بعد اہل سنت و جماعت کے معتقدات جب بھی موقع ملے بادشاہ کے گوش گذار کرنا ضروری ہیں نیز مخالف مذہب کی تردید بھی کرنی چاہئے ـــــ اگر یہ دولت میسر ہو جائے تو گویا انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات کی وراثتِ عظمیٰ ہاتھ آ گئی، اور آپ کو یہ دولت مفت میں حاصل ہے، اس کی قدر کرنی چاہئے، زیادہ کیا مبالغہ کیا جائے اتنا ہی کافی ہے۔ وَاللّٰہُ سُبْحَانَہُ الْمُوَفِّقُ (اور اللہ سبحانہٗ ہی توفیق دینے والا ہے)۔

مکتوب ۶۸

شصت و ہشتم

خواجہ شرف الدین حسین کی طرف صادر فرمایا ـــــ نورانی ستون اور دمدار ستارہ جو کہ مشرق کی جانب طلوع ہوئے تھے اور علاماتِ قیامت اور اس کے مناسب بیان میں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدٰنَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَآ اَنْ ھَدٰنَا اللّٰہُ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ (اعراف آیت ۴۳) عَلَیْھِمُ الصَّلَوٰتُ وَالتَّحِیَّاتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ وَالْبَرَکَاتُ (شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان اور بڑا رحم والا ہے۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں کہ اس نے ہم کو ہدایت دی اگر وہ ہدایت نہ دیتا تو ہم کبھی بھی ہدایت نہ پا سکتے بیشک ہمارے رب کے رسول علیہم الصلوات والتحیات والتسلیمات والبرکات حق بات لے کر آئے) ـــــ فرزند عزیز نے جو صحیفۂ شریفہ مولانا ابو الحسن کے ہمراہ بھیجا تھا موصول ہو کر باعثِ مسرت ہوا ـــــ تم نے اس نورانی ستون کے متعلق جو مشرق کی جانب سے ظاہر ہوا تھا دوبارہ دریافت کیا ہے ـــــ جاننا چاہئے کہ حدیث شریف میں

[1] آپ کے نام آٹھ مکتوبات ہیں اور مکتوبات کی تفصیل اور آپ کا تذکرہ دفتر اول مکتوب ۱۴۶ پر گذر چکا ہے۔

وارد ہے کہ جب عباسی بادشاہ جو کہ حضرت مہدی موعود علیہ الرضوان کے ظہور کے مقدمات میں سے ہے خراسان پہنچے گا اس وقت قرن ذوالسنین (دو دندانہ والا سینگ) [2] طلوع ہوگا۔ اور اس کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ نورانی ستون "دو سرا والا" [2] ہوگا۔ پہلی مرتبہ اس کا طلوع حضرت نوح علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قوم کے ہلاک ہونے کے وقت ہوا تھا ــــ پھر حضرت ابراہیم علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں اس وقت طلوع ہوا جب ان کو آگ میں ڈالا گیا تھا ــــ پھر فرعون اور اس کی قوم کے ہلاکت کے وقت (طلوع) ہوا ــــ اور پھر حضرت یحییٰ علیہ السلام کے قتل کے وقت بھی طلوع ہوا ــــ لہٰذا جب بھی اس کو دیکھو حضرت حق سبحانہٗ و تعالیٰ سے اس روشنی کے فتنوں کے شر سے پناہ مانگو[1] ــــــ یہ سفیدی جو مشرق کی جانب سے ظاہر ہوئی تھی شروع میں نورانی عمودی (سیدھی) صورت میں تھی اس کے بعد ٹیڑھی ہو گئی اور سینگ کی شکل اختیار کر لی، اسی اعتبار سے اس کو دو سروالا فرمایا کیونکہ وہ شاخ یا سینگ دونوں طرف سے باریک ہو گئے جو دانتوں سے مشابہت رکھتے تھے پس ان دونوں طرفوں کو "دو سرا" [2] اعتبار کیا ہے جیسا کہ نیزہ کہ اس کی دونوں طرفیں باریک ہوتی ہیں اور اس کو دو سروالا کہتے ہیں۔

برادرم شیخ محمد طاہر بدخشی جو نپور سے آئے ہوئے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس ستون کے بھی فوق کی جانب دو دانتوں کے مانند دو سرے تھے کہ جن کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ تھا، انھوں نے اس کو صحرا میں (صاف طور پر) دیکھا تھا۔ اور ایک دوسرے گروہ نے بھی اسی طرح کی خبر دی ہے۔

اس (نورانی ستون) کا طلوع اس طلوع کے علاوہ ہے جو حضرت مہدی کی آمد کے وقت ظاہر ہوگا۔ کیونکہ ان (حضرت مہدی) علیہ الرضوان کی آمد صدی کے شروع پر ہوگی اور اس وقت صدی پر اٹھائیس سال گذر چکے ہیں ــــــ اور نیز حدیث شریف میں علامات حضرت مہدی علیہ الرضوان میں یہ بھی آیا ہے کہ مشرق کی جانب ایک ستارہ طلوع ہوگا کہ اس کی دم نورانی ہوگی، شاید یہ ستارہ وہی ہے یا اس کے مثل۔ اور اس ستارہ کو "دمدار" اس وجہ سے بھی کہتے ہیں کہ (فلاسفۂ یونان نے) کہا ہے کہ ثوابت[2] ستاروں کی گردش مغرب سے مشرق کی طرف ہے۔ لہٰذا اس ستارہ کا رُخ بھی اپنی طبعی گردش کے لحاظ سے مشرق کی جانب ہے اور اس کی پشت مغرب کی جانب، لہٰذا یہ سفیدی کی

---

[1] اس کو ابو نعیم بن حماد نے کتاب الفتن میں ابی جعفر محمد بن علی سے روایت کیا۔

[2] نجومیوں کی اصطلاح میں سبع سیارہ یہ ہیں، قمر، عطارد، زہرہ، شمس، مریخ، مشتری اور زحل اور باقی سیاروں کو ثوابت کہتے ہیں۔

Butt

درازی اس کی پیٹھ کے پیچھے کی طرف ہے جو دُم سے مناسبت رکھتی ہے اور وہ جو مشرق سے مغرب کی جانب ہر روز بلند ہوتا جاتا ہے، یہ اس کی غیر طبعی گردش ہے جو فلکِ اعظم[1] کی سیر کے ساتھ وابستہ ہے۔ وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ اَعْلَمُ بِحَقِیْقَۃِ الْحَالِ۔ (اور اللہ سبحانہٗ ہی اس کی حقیقت سے خوب واقف ہے)۔

مختصر یہ کہ حضرت مہدی کے ظہور کا وقت نزدیک ہے، دیکھو آغازِ صدی تک جو کہ ان کے ظہور کا وقت ہے کیا کیا مقدمات و مبادی ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ اُن (مہدی) علیہ الرضوان کے ظہور کے یہ مقدمات و مبادی ہمارے پیغمبر علیہ وعلیٰ آلہ الصلوات والتسلیمات کے ارہاصات[2] کی طرح ہیں جو آپ علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کے ظہور سے پیشتر ظاہر ہوئے تھے۔ چنانچہ (علماء) نے کہا ہے کہ جب عبد اللہ کا نطفہ حضرت محمد رسول اللہ علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام کی صورت میں آمنہ کے رحم میں قرار پکڑا تو روئے زمین کے تمام بُت سرنگوں ہو گئے اور تمام شیاطین کے کاروبار بند ہو گئے اور ملائکہ نے ابلیس علیہ اللعنۃ کے تخت کو اُلٹا کر کے دریا میں ڈال دیا اور چالیس دن تک اس پر عذاب کیا ——— اور آں سرور علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت کی شب میں ایوانِ کسریٰ میں زلزلہ آ گیا اور اس کے چودہ کنگرے گر گئے۔ اور فارس (کے آتشکدے) کی وہ عظیم آگ جو ہزار سال سے روشن تھی اور کبھی نہ بجھی تھی وہ یک دم بجھ گئی[3]۔

اور جب حضرت مہدی بڑے ہو جائیں گے (یعنی سنِ شعور کو پہنچ جائیں گے) اور ان کی وجہ سے اسلام اور مسلمانوں کو بڑی تقویت حاصل ہوگی اور ظاہر و باطن میں ان کی ولایت کا تصرف عظیم ہوگا اور وہ بہت زیادہ خوارق و کرامات والے ہوں گے، اور ان کے زمانے میں عجیب و غریب نشانیاں ظہور پذیر ہوں گی۔ ممکن ہے کہ ان کے وجود سے پیشتر بھی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارہاصات کی طرح ان کے زمانے میں بھی مختلف قسم کے خوارق ظاہر ہوں جو ان کے ظہور کے مبادی ہوں جیسا کہ احادیث شریفہ سے معلوم ہوتا ہے۔

---

[1] فلکِ اعظم سے مراد فلک الافلاک ہے جو تمام افلاک پر محیط ہے اور جس کی حرکت سے تمام افلاک متحرک ہوتے ہیں اور دن رات، طلوع و غروب اسی حرکت پر مبنی ہیں۔ اس حرکت کو حرکتِ قسری یعنی غیر طبعی کہتے ہیں۔ (از مولانا نور احمد امرتسری) [2] ارہاصات وہ خوارق جو نبی کی دعویٰ نبوت سے پہلے ظاہر ہوں۔
[3] ان احادیث کو امام جلال الدین سیوطی نے خصائص کبریٰ میں بیان کیا ہے اور تشیید المبانی میں بھی ان کی تخریج و اسناد بیان کئے ہیں۔

Butt

جاننا چاہیے کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ مہدی اس وقت تک ظاہر نہ ہوں گے جبتک کہ کفر غلبہ پیدا نہ کرلے اور لوگ برملا کفر و کافری نہ کرنے لگیں۔ پس اس وقت میں کفر و کافری کا غلبہ اور اسلام و مسلمانوں کی زبوں حالی کی توقع ہے ـــــــ اب وہی وقت ہے جس کے متعلق آں سرور علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام نے اہلِ اسلام کے غربا کو خوشخبری اور بشارت دی ـــــــ اور آپ علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اَلْعِبَادَةُ فِی الْهَرَجِ كَهِجْرَةٍ إِلَیَّ [۱] (فتنہ کے وقت میں عبادت کرنا گویا میری طرف ہجرت کرنا ہے) ـــــــ آپ کو معلوم ہے کہ فتنہ و فساد کے غلبہ کے وقت میں اگر سپاہی دلیری دکھائیں تو وہ (بادشاہ کے نزدیک) بہت اعتبار پیدا کرلیتے ہیں اور جب فتنہ سکون پر ہو اگرچہ ہزار آمد و رفت بھی کریں تو اس کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا۔ لہٰذا کام کرنے اور اس کے قبول ہونے کا وقت یہی فتنوں کا زمانہ ہے، پس اپنے آپ کو پورے طور پر مرضیاتِ حق جل وعلا میں مشغول رکھیں اور روشن شریعت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ کی پیروی کے علاوہ کسی چیز کو اختیار نہ کریں اگر چاہتے ہیں کہ (روزِ قیامت) مقبولین میں آپ کا حشر ہو ـــــــ اصحابِ کہف ایک ہجرت کی وجہ سے جو فتنہ کے غلبہ کے وقت میں ان سے وجود میں آئی تھی بلند مقام پر پہنچ گئے۔ آپ تو خود محمدی ہیں اور خیر الامم میں داخل ہیں اپنے وقت کو لہو و لعب میں ضائع نہ کریں اور نادان بچوں کی طرح جوز و مویز سے نہ کھیلیں ؎

دادیم ترا ز گنجِ مقصود نشاں گر ما نرسیدیم تو شاید برسی

(دے رہا ہوں تجھ کو مقصد کا پتا میں نہیں پہنچا مگر تو جا سکے) [illegible]

اور وہ نورانی ستون جو اس دُمدار ستارے کے طلوع سے پہلے ظاہر ہوا تھا اس سے کوئی ظلمت و کدورت مفہوم نہیں ہوتی اور سوائے خیر و برکت کے اور کچھ نظر نہیں آتا لیکن یہ دُمدار ستارہ کدورت کا شائبہ رکھتا ہے، نہیں بلکہ نفع دینے والا اور نقصان پہنچانے والا صرف اللہ سبحانہٗ ہی ہے کہ کسی ستارے میں بھی کسی شخص کی موت یا زندگی ودیعت نہیں فرمائی گئی کیونکہ جو کچھ کلامِ مجید سے مفہوم ہوتا ہے وہ تین غرضیں ہیں جو ستاروں سے تعلق رکھتی ہیں (مثلاً حق تعالیٰ) فرماتا ہے: وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ (نحل آیت ۱۶) (یعنی خشکی اور بحری سفروں میں) ستاروں کے ذریعے راستہ معلوم کرتے ہیں)

---

[۱] اور اس کو بھی مسلم نے معقل بن یسار سے روایت کیا۔ (رشید)

Butt

اور فرمایا: وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَجَعَلْنَاهَا رُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ (ملک آیت ۵)
(اور ہم نے آسمانِ دنیا کو ستاروں سے زینت اور شیاطین کا رجم کرنا بھی ان سے وابستہ کیا) یعنی دوسری غرض آسمانِ دنیا کو ستاروں سے زینت دینا ہے اور تیسری غرض شیطانوں کا رجم کرنا ہے تاکہ شیاطین پوشیدہ باتوں کو نہ سن سکیں۔ ان تینوں باتوں کے سوا جو کچھ لوگ کہتے ہیں وہ پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچا اور وہم وخیال میں داخل ہے۔ إِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا (یونس آیت ۳۶) (بیشک ظن و گمان حق سے ذرا بھی بے نیاز نہیں کر سکتے)۔ بلکہ ہم کہتے ہیں: إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ (حجرات آیت ۱۲) (بیشک بعض گمان گناہ ہیں)۔

فرزندِ عزیزا! مکرر لکھا جاتا ہے کہ اب توبہ و انابت کا وقت ہے اور دنیا سے الگ رہنے اور انقطاع کا وقت ہے کیونکہ فتنوں کے وارد ہونے کا زمانہ ہے اور نزدیک ہے کہ فتنے ابرِ بہاری کی طرح برسنے لگیں اور تمام عالم کو گھیر لیں۔ مخبرِ صادق علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:—

علامات قیامت

إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِي فَكَسِّرُوا فِيهَا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوا فِيهَا أَوْتَارَكُمْ وَاضْرِبُوا سُيُوفَكُمْ بِالْحِجَارَةِ فَإِنْ دُخِلَ عَلَى أَحَدٍ مِّنْكُمْ فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ ابْنَيْ آدَمَ وَفِي رِوَايَةٍ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ كُونُوا أَحْلَاسَ بُيُوتِكُمْ وَفِي رِوَايَةٍ وَالْزَمُوا فِيهَا أَجْوَافَ بُيُوتِكُمْ[1] (بیشک قیامت آنے سے پہلے اندھیری رات کی طرح فتنے برپا ہوں گے اس وقت آدمی اگر صبح کو مومن ہوگا تو شام کو کافر ہو جائے گا اور اگر شام کو مومن ہوگا تو صبح کو کافر ہو جائے گا، ایسے وقت میں بیٹھ رہنے والا کھڑے رہنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ لہٰذا اس وقت تم اپنی کمانوں کو توڑ دینا اور اپنی تلواروں کو پتھروں پر مار کر کند کر ڈالنا، اور اگر تم پر کوئی حملہ کرے تو تم آدم کے دونوں بیٹوں میں سے بہتر بیٹے کی طرح ہو جانا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ صحابہؓ نے عرض کیا کہ (ایسے وقت میں) ہم کو کیا کرنا چاہیے؟ تو آپؐ نے فرمایا اس وقت تم اپنے گھروں میں بیٹھے رہنا۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ اپنے گھر کی کوٹھڑی میں (اندر سے اندر) چلے جانا)

آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ حال ہی میں دار الحرب کے کافروں نے نگر کوٹ کے مسلمانوں اور ان کے شہروں پر کس قدر ظلم و ستم ڈھائے ہیں اور ان کی کتنی اہانت کی ہے، اللہ سبحانہ ان کو ذلیل و خوار کرے،

---

[1] اس حدیث کو ابوداؤد اور ترمذی نے ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت کیا۔

آخری زمانے (قربِ قیامت) کے تقاضوں کے مطابق اس قسم کے بدبودار پھول بہت کھلیں گے: ثَبَّتَنَا اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَاِیَّاکُمْ وَجَمِیْعَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی مُتَابَعَةِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمُ الصَّلَوَاتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ وَعَلٰی اٰلِ کُلٍّ وَعَلَی الْمَلَائِکَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ (اللہ سبحانہٗ ہم کو اور تم کو اور تمام مومنوں کو حضرت سید المرسلین علیہ وعلیہم الصلوات والتسلیمات وعلیٰ آل کل وعلی الملائکہ المقربین کی متابعت پر ثابت قدم رکھے) ۔ آمین.

مکتوب ۶۹

شصت و نہم

محمد مراد بدخشی[1] کی طرف صادر فرمایا ـــــ نماز کے تعدیلِ ارکان، طمانیت اور صفوں کی درستی کے بیان میں اور اس بیان میں کہ جب کفار کے ساتھ جہاد کرنے کے لئے جائیں تو نیت صحیح کرلیں تاکہ اس پر نتیجہ مرتب ہو، اور نمازِ تہجد کا حکم کرنا اور کھانے میں احتیاط کرنا اور اس کے متعلق بیان میں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی (تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہو) ـــــ صحیفۂ شریفہ جو آپ نے ارسال کیا تھا موصول ہوا، چونکہ اس میں دوستوں کے ثبات و استقامت کے متعلق مضمون تھا اس لئے بہت زیادہ خوشی کا باعث ہوا، اللہ سبحانہٗ آپ کو زیادہ سے زیادہ ثبات و استقامت عطا فرمائے ـــــ آپ نے لکھا تھا کہ "یہ خادم جس کام پر (آپ کی طرف سے) مامور ہے دوستوں کی ایک جماعت کے ساتھ جو طریقے میں داخل ہو چکی ہے اس پر مداومت اختیار کئے ہوئے ہے اور پچاس ساٹھ آدمیوں کی جماعت کے ساتھ پانچوں وقت کی نماز ادا کرتا ہے"۔

اس بات پر اللہ سبحانہٗ کا شکر ہے، یہ کتنی بڑی نعمت ہے کہ باطن ذکرِ الٰہی جل شانہٗ سے معمور ہو اور ظاہر احکامِ شرعیہ سے آراستہ ہو ـــــ چونکہ اس زمانے میں اکثر لوگ نماز کی ادائیگی میں سستی کرتے ہیں اور طمانیت و تعدیلِ ارکان میں کوشش نہیں کرتے (یعنی ہر رکن کو اطمینان کے ساتھ ادا نہیں کرتے) اس لئے اس بارے میں بڑی تاکید اور مبالغہ کے ساتھ لکھا جاتا ہے، غور سے سنیں۔

نماز کے تعدیلِ ارکان کی اہمیت

مخبرِ صادق علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ چوروں میں سب سے بڑا چور وہ ہے جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! اپنی نماز سے کوئی کس طرح چراتا ہے؟

[1] آپ خواجہ میر محمد نعمان بدخشی کے خادم ہیں آپ کے نام دو مکتوبات ہیں ایک یہی اور دوسرا دفتر سوم مکتوب ۲۴ ہے۔